یہ پرچہ بندہ کو خدا تک لے جاتا ہے
اور بندہ کو خدا سے ملا دیتا ہے

روحانی ڈائجسٹ

کراچی

مئی ۱۹۹۹ء

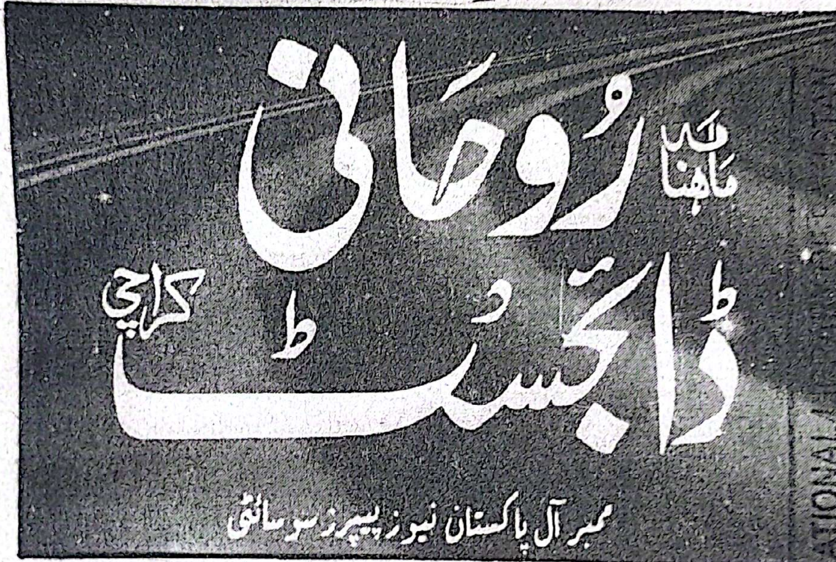
جوں نے اُڑان بھرتے غول ہی کو
اپنا وطن بنالیا ہے
کہ میل ملاپ کا بندھن نہیں ٹوٹتا
انسانوں میں اتحاد کیوں نہیں ہے؟
(شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ)

Qaiser



پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے

اسلامی سائنس روحانی علوم اور نظریہ رنگ و نور کا نقیب



سرپرستِ اعلیٰ

ابدالِ حق قلندر بابا اولیاءؒ

چیف ایڈیٹر

خواجہ شمس الدین عظیمی

ایڈیٹر

حکیم وقار یوسف عظیمی

فی شمارہ ۲۱ روپے	جلد ۲۱ شمارہ ۸	مئی ۱۹۹۹ء	محرم الحرام رصفر ۱۴۲۰ھ

سالانہ خریداری کی شرح

پاکستان (بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک)	سالانہ 310 روپے
مشرقِ وسطیٰ اور عرب ممالک	سالانہ 800 روپے
ترکی۔ مصر۔ انڈونیشیا۔ سری لنکا۔ نیپال۔ ایران۔ برما	سالانہ 800 روپے
مالدیپ۔ لنکادیپ۔ بھارت۔ بنگلہ دیش	سالانہ 800 روپے
ہالینڈ۔ تھائی لینڈ۔ چین۔ نائیجیریا۔ ملائیشیا۔ جاپان	سالانہ 1000 روپے
آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ امریکہ۔ کینیڈا	سالانہ 1200 روپے

خط وکتابت کا پتہ

۱۔ ڈی، ۱/۷، ناظم آباد کراچی ۷۴۶۰۰، پوسٹ بکس ۲۲۱۳

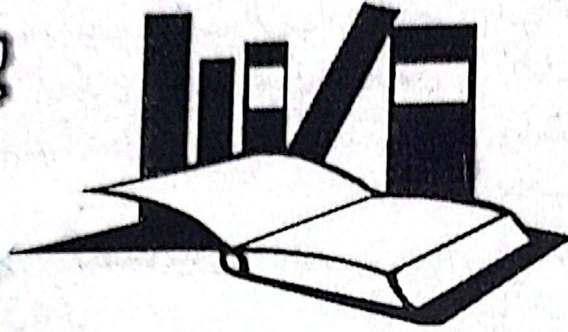
فون : ۶۲۴۷۸۵ فیکس : ۶۶۲۱۰۳۷

E-mail: roohani@cyber.net.pk

ایڈیٹر و پبلشر وقار یوسف عظیمی نے فرخ اعظم کے زیر اہتمام مکتبہ تاج الدین سے طبع کروا کر ۱۔ ڈی، ۱/۷ ناظم آباد کراچی سے شائع کیا

گوشۂ کتب

یوسفی



تبصرے کے لئے کتاب کی دو جلدیں ارسال کریں۔

زیاراتِ مقدسہ

مولف : افتخار احمد حافظ

ناشر : افتخار احمد حافظ ، مکان نمبر 6-999/A اسٹریٹ نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ

صفحات : ۲۴۸

قیمت : ۲۵۰ روپے

سفر چاہے کسی بھی جگہ یا مقام کا ہو شعوری سطح میں اضافہ اور پختگی کا باعث ہوتا ہے۔ اس اہمیت کو قرآنِ مجید نے بھی بیان فرمایا ہے اور اس آفاقی کتاب میں اہل ایمان لوگوں کو زمین پر گھوم پھر کر مصنوعاتِ الٰہیہ کے مطالعہ کی دعوت دی گئی ہے۔ سفر بذاتِ خود ذہنی و فکری صلاحیتوں کی تعمیرِ نو کا سبب ہوتا ہے لیکن جو سفر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو یا اللہ کے مقرب بندوں کی محبت سے سرشار ہو کر کیا جائے اس میں ایمان کی حلاوت، یقین کی چاشنی اور وجدان کی مہک بھی شامل ہو جاتی ہے۔ افتخار احمد حافظ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے برگزیدہ بندوں کے مرقد و مزارات تک پہنچنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اس سعادت کو دو آتشہ کرنے کے لئے افتخار احمد حافظ نے صفحہ قرطاس پر جنبش قلم کے ذریعے اپنے مشاہدۂ سفر کو تحریر کا روپ دے دیا۔ زیر نظر کتاب میں شام، اردن، عراق، ترکی اور پاکستان میں مختلف انبیائے کرام، اولیائے عظام اور علماء و مشائخ کے مرقد، مزارات اور دیگر مذہبی مقامات کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ مولف نے ایسی معلومات جمع کرنے میں خصوصی دلچسپی لی ہے جو زائرین کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔ کتاب کے اندرونی صفحات میں ۶۰ سے زائد مقامات کی نمایاں رنگین تصاویر بھی موجود ہیں جن میں سے کئی تصاویر کے پس منظر میں کمپیوٹر گرافکس سے بھی مدد لی گئی ہے۔ کتاب میں دی گئی معلومات اور تصاویر کے ذریعے قاری خود کو اسی ماحول کا حصہ محسوس کرنے لگتا ہے۔

اس کتاب کا پیش لفظ بھیرہ شریف کے سجادہ نشین ابو نعیم محمد امین الحسنات شاہ نے تحریر کیا ہے جبکہ تقریظ حافظ خبیب احمد نے رقم کی ہے۔ دیگر مشاہیر میں ترکی کے سفارت کار BOZKURT ARAN افتخار عارف، سردار محمد عبدالقیوم خان اور صغیرہ بانو شیریں کے تاثرات موجود ہیں۔ کتاب کا ٹائٹل خوبصورت اور جاذب نظر ہے جس میں شام، عراق، اردن، ترکی اور پاکستان کے اہم مذہبی مقامات کی دلکش تصاویر جمع کی گئی ہیں۔

زیر نظر کتاب کے نفسِ مضمون میں صاحبِ کتاب نے متعلقہ مقامات کی تفصیل دینے پر زیادہ توجہ دی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ سفرنامہ کے بنیادی اصولوں کو مدِ نظر نہیں رکھا جا سکا ہے۔ مولفِ کتاب اس بات کا بھرپور شعور رکھتے ہیں اسی لئے انہوں نے اسے سفرنامہ کے بجائے زیاراتِ مقدسہ کا تذکرہ کا نام دیا ہے۔ اس کتاب کو زیاراتِ مقدسہ کی کتاب الاستفادہ REFERENCE BOOK قرار دینا مبالغہ آرائی نہیں ہے۔ الغرض یہ کتاب مجموعی طور پر متاثر کن ہے۔ اس کا سرورق جاذب نظر،

اوراق عمدہ، تصاویر نمایاں، لے آؤٹ دلفریب اور معلومات جامع ہیں البتہ بعض جگہ پر پروف ریڈنگ کی اغلاط دکھائی دیتی ہیں۔ امید ہے آئندہ ایڈیشن میں ان کو بھی درست کر لیا جائے گا۔

گلفشانیاں

شاعر: ضیاء الحق قاسمی

ناشر: ضیاء الحق قاسمی۔ برائے رابطہ: سفیر الحق قاسمی A/205 غازیانی ہائٹس پلاٹ E/5 اسکیم 33 مین یونیورسٹی روڈ کراچی 75270

صفحات: ۳۵۲

قیمت: ۱۵۰ روپے

طنزیہ و مزاحیہ غزلوں، نظموں، منظوم خطوط، پیروڈیوں، تکونیوں، چوکوں اور مشاعروں کی نظامت کے حوالے سے کہے گئے قطعات پر مشتمل ضیاء الحق قاسمی کا یہ نیا مجموعہ کلام منظر عام پر آیا ہے۔ ضیاء الحق قاسمی جنہیں اُن کے ہم عصر "ضیائے ظرافت" کے لقب سے یاد کرتے ہیں اندرون ملک اور بیرون ملک مزاحیہ شاعری اور مزاحیہ مشاعروں کی دلچسپ کمپیئرنگ کے حوالے سے خاصے معروف ہیں۔

طنزیہ و مزاحیہ اردو شاعری کی روایتی قدروں کو قاسمی صاحب نے ترک نہیں کیا بلکہ روایتوں پر ہی جدت طرازی کی بنیاد رکھی ہے۔ چھیڑ خانیاں، ضو فشانیاں اور اب یہ کتاب "گلفشانیاں" اردو ادب کی مزاحیہ شاعری میں ایک اہم اور چٹپٹا اور نمکین اضافہ ہے۔ موجودہ دور میں جہاں مادی وسائل کی اہمیت اور مسابقت کی ایک دوڑ لگ چکی ہے ہر آدمی اس دوڑ میں اندھا دھند بھاگا جا رہا ہے ایسے میں ذہنی طور پر تھکے ماندے انسانوں کے لئے کچھ ایسا کام کر دینا جسے پڑھ کر سن کر وہ بے ساختہ مسکرا اُٹھے اور چند لمحوں کے لئے اپنے مصائب و آلام کو بھول جائے ہمارے خیال میں یہ عبادت سے کم نہیں۔ ضیاء الحق قاسمی اپنی شاعری کے ذریعے نہ صرف لوگوں کو مسکرانے پر مجبور کر دیتے ہیں بلکہ اپنے شعروں کے ذریعے معاشرے کی منافقانہ روایتوں پر مسکراتے ہوئے طنزیہ تیر بھی چلاتے ہیں۔ یوں وہ ہنستے ہنساتے اصلاح کا کام انجام بھی دے رہے ہیں۔ قاسمی صاحب کے دم سے کراچی کے مزاحیہ مشاعروں کی رونقیں قائم ہیں۔ ہمیں امید ہے اُن کا یہ تازہ مجموعہ کلام ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ یہاں ہم "گلفشانیاں" کے چند "گل" پیش کر رہے ہیں۔

ہماری مشرقیت کا یہی تو اک تقاضہ ہے
میاں بیوی بہت ہی لازم و ملزوم ہوتے ہیں
مگر ہو ساس جس گھر میں یہ صورت نہیں رہتی
زن و شوہر وہاں پھر ظالم و مظلوم ہوتے ہیں

☆☆☆

میں ہر ہفتے نہ جانے کیوں نہانا بھول جاتا ہوں
بہانے میں بناتا ہوں بہانہ بھول جاتا ہوں
عجب ہے حافظہ میرا کہ مسجد سے نکلتے وقت
نیا جوتا اُٹھاتا ہوں پُرانا بھول جاتا ہوں

☆☆☆

عقد ثانی کا نہیں کوئی بھی امکاں جاناں
مجھ کو مت یاد دلاؤ مرا پیماں جاناں

☆☆☆

لوگ ناحق شور کرتے ہیں ملاوٹ کے خلاف
یہ غلط ہے، قوم کا اس سے کباڑا ہو گیا
میری سنئے! میں نے مرنے کے لئے کھایا تھا زہر
کچھ ڈکاریں آئیں میرا پیٹ ہلکا ہو گیا

☆☆☆

فرشتوں نے کہا تھا یا خدا اس کو نہ پیدا کر
یہ انساں تیری دُنیا میں بڑے پھڈے کرائے گا
یہ ہیرو بن نہیں سکتا صلاحیت نہیں اس میں
یہ ہر کوچے میں ہیروئن کے خود اڈے چلائے گا

